

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

پچاسواں اجلاس (دوسری نشست)

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 24 فروری 2022ء بروز جمعرات بہ طابق 22 رب جب المجب 1443 ہجری۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
04	دعاۓ مغفرت۔	2
05	رخصت کی درخواستیں۔	3
06	مشترکہ قرارداد نمبر 138 میں جانب: جناب اصغر خان اچھزئی صاحب اور محترمہ شاہینہ کا کڑ صاحبہ، ارکین صوبائی اسمبلی۔	4
07		

## ایوان کے عہدیدار

اپیکر-----میر جان محمد خان بھالی  
 ڈپٹی اپیکر-----سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب طاہر شاہ کاٹر  
 اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) -----جناب عبدالرحمن  
 سینئر پورٹر-----جناب حمد اللہ کاٹر

مکمل لیست

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ 24 فروری 2022ء بروز جمعرات بمطابق 22 ربیع المرجب 1443 ہجری،  
بوقت شام 04 بجکر 30 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر،  
بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى ﴿١٣﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ﴿١٤﴾ قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ أَيْتُنَا فَنَسِيَّتْهَا حَ وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى ﴿١٥﴾ وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِأَيْتِ رَبِّهِ طَ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى ﴿١٦﴾

(پارہ نمبر ۱۲ سورہ طہ آیات نمبر ۱۲۳ اور ۱۲۷)

ترجمہ: اور جس نے منه پھیرا میری یاد سے تو اس کو ملنی ہے گزر ان تنگی کی اور لائن  
گے ہم اس کو دن قیامت کے انداھا۔ وہ کہے گا اے رب کیوں اٹھا لایا تو مجھ کو انداھا اور  
میں تو تھاد کیختے والا۔ فرمایا نہیں پہنچی تھیں مجھ کو ہماری آیتیں پھر تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی  
طرح آج مجھ کو بھلا دیں گے۔ اور اسی طرح بدله دیں گے ہم اس کو جو حد سے نکلا اور  
یقین نہ لایا اپنے رب کی باتوں پر اور آخرت کا عذاب سخت ہے اور بہت باقی رہنے

والا۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ جی

جناب قادر علی نائل: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

**جناب قادر علی نائل:** چند دن پہلے وزیرستان میں میرے حلقے کے ہزارہ ٹاؤن سے ایک لانس نائجک شیرخسین نے دہشت گردوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جوان مردی سے شہادت پایا ہے میں اُنکی شہادت پر انہیں خراج عقیدت بھی پیش کرتا ہوں اور آپ سے گزارش ہے کہ اُنکے لئے دعا کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولوی صاحب! اُنکے حق میں دعاۓ مغفرت کریں۔

(دعاۓ مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی آغا صاحب! آپ بیٹھیں ایک بار کارروائی کی طرف آتے ہیں پھر بعد میں۔

سید عزیز اللہ آغا: point of order پربات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کو موقع دونگا۔ مکمل بدلیات کے جتنے بھی سوالات ہیں ان کو defer کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب قادر علی نائل صاحب! آپ اپنا توجہ دلوں تو نہ سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب قادر علی نائل: جناب اسپیکر! کس سے سوال دریافت کروں؟ متعلقہ وزیر ہے، ہی نہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** جناب اسپیکر! وفاقی حکومت نے جو ایک کالا قانون آرڈننس کی صورت میں پاس کیا ہے پیکا کے نام پر بالخصوص اُس پر ملک کی تمام صحافی تنظیمیں، جمہوری سیاسی پارٹیاں اُس پر سراپا احتجاج ہیں اور ایسا کالا قانون جو کسی بھی شخص کو FIA بغیر کسی وجہ کیا گر اس کے پاس کوئی جائے کے فلاں شخص نے اس موقع پر یہ کہا تو وہ بغیر کسی پوچھ چکھ کے کسی تقیش کے وہ بندے کو گرفتار کر کے چھ ماہ تک اُس کی حفاظت نہیں ہو سکے گی، چھ ماہ تک وہ FIA کے رحم و کرم ہو گا۔ تو آج اس حکومت نے جو اپنے آپ کو جمہوری حکومت کہتی رہی ہے۔ یقیناً ہم اُسے جمہوری حکومت نہیں کہتے، آج انہوں نے ایک کالا قانون draconian قانون پاس کیا ہے۔ آج ملک کی تمام صحافی تنظیمیں اور سیاسی جمہوری قوتیں سراپا احتجاج ہیں کہ اس کا لے قانون کوئی طور پر مانے کے قابل نہیں ہیں۔ اور یہ قانون، یہ تو جزل ضیاء کی فوجی امریت میں بھی ایسا نہیں ہوا تھا یہ تو جزل مشرف کی فوجی امریت میں بھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ آج آپ نے اس اکیسوی صدی اس دور میں جب دنیا جمہوریت کی جانب جا رہی ہے جب دنیا آزادی اظہار رائے کی طرف جا رہی ہے۔ اور جناب اسپیکر! یہ constitution کے بنیادی انسانی

حقوق کا جو باب ہے 8 نمبر سے لیکر کہ 28 تک اُن میں آزادی اظہار رائے ہے۔ انجمن سازی کرنے، اپنی رائے کا اظہار کرنے یہ سب کچھ constitution میں protect ہیں۔ تو یہ قانون اتوار کے دن جاری کیا گیا ہے۔ جناب اسپیکر! ایک دن پہلے سینٹ کا اجلاس ہوتا ہے اور دو دن کے بعد قومی اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے ان دونوں میں کیا جواز بن رہا ہے کہ یہ حکومت آرڈننس پر آرڈننس لارہے ہیں؟ کیا یہ کوئی آرڈننس کی فیکٹری بنی ہوئی ہے؟ کہ آپ ایسا کالا قانون لارہے ہیں جس میں یقیناً ہم جیسے جمہوری لوگ سراپا احتجاج ہیں۔ اور آج جو صحافی تنظیموں نے بائی کاٹ کیا ہے ہم اُنکے حق میں ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ دو تین ممبرز۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! انہوں نے صحیح طور پر بائی کاٹ کا اعلان کیا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** دو تین ممبرز یہاں سے چلے جائیں اُنکے بائی کاٹ۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** آپ احتجاج کریں۔ یہاں ہمارے بلوچ منگ پرسنزر کے چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے 8 جون 2021ء کو ریلی نکالی تھی اُنکے خلاف FIR، مغلی ڈیکم کا واقعہ ہوا اس پر میرے خلاف ہمارے دوستوں کے خلاف، نواب ایاز جو گیزئی کے خلاف FIR، عجیب سی صورتحال ہے۔ آپ بات کریں احتجاج کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** زیرے صاحب! آپ میرے خیال سے۔۔۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** تو FIR آپ کے خلاف ہو رہی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بجائے اتنی بھی تقریر کے لوگ احتجاج پر ہیں آپ دو تین ممبرز چلے جائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! آپ اس حوالے سے ممبران کو موقع دے دیں کہ وہ اس پر بولیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اس پر پھر تفصیلی بات کرتے ہیں۔ فی الحال ثناء بلوچ صاحب! آپ زیرے صاحب، قادر علی نائل آپ تین چار ممبر ز جا کر اُنکو لا لائیں۔۔۔ (شور ثراہ) ایک بار اُنکو لا لاتے ہیں۔ اُنکو بُلا لیں kindly مہربانی کر کے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق میرے خیال سے وزراء صاحبان نہیں آئے ہیں تو اُنکو بھی defer کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی):** سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار یار محمد رند صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار عبدالرحمن کھیتر ان صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میرضیاء اللہ لانگو صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میراکبر آسکانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نوابزادہ میر نعمت اللہ خان زہری صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** رخصت کی درخواستیں ختم۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب ملک سکندر ایڈ ووکیٹ صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 137 پیش کریں۔ چونکہ ملک صاحب بھی آج نہیں ہیں تو انکی قرارداد کو defer کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب اصغر خان اچنزی صاحب اور محترمہ شاہینہ کا گڑ صاحب، ارکین اسمبلی میں سے کوئی ایک محکم اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 138 پیش کریں۔

**جناب اصغر خان اچنزی:** شکریہ جناب اسپیکر۔ ہرگاہ کہ گزشتہ روز روشنیوں کے شہر کراچی میں ایک نجی ٹی وی سے وابستہ صحافی اطہر متین کو نامعلوم مسلح افراد نے اندازہ دند فائرنگ کر کے بے دردی سے قتل کیا۔ بجائے اس کے کہ سینئر صحافی کے قتل کی تحقیقات ہوتی پولیس نے اس واقعہ کو ڈیکیتی کارنگ دے کر یہ معاملہ سرداخانے میں ڈال دیا۔ اور اس طرح صحافیوں کو اٹھانا اور قتل کرنا ایک معمول بن گیا ہے۔ صحافی اطہر متین کے قتل سے پہلے اسلام آباد میں ایک نیوز ایننسی کے ایڈیٹر اور سینئر صحافی محسن بیگ کو ان کے گھر سے گرفتار کیا اور چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرنے کے ساتھ ان پر تشدد بھی کیا گیا۔ جب کہ آئین اور قانون میں آزادی اطہار رائے اور تحریر و تقریر کی ضمانت دی گئی ہے۔ لہذا یہ ایوان صحافی اطہر متین کے قتل اور محسن بیگ کی گرفتاری کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے صحافیوں سے مکمل بیکھڑتی کا اطہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ صحافی اطہر متین کے قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** قرارداد نمبر 138 پیش ہوئی۔ اس کی admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

**جناب اصغر خان اچنزی:** شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! صورتحال آپ کے سامنے ہے کہ ابھی بھی ہمارے آج کے اس اجلاس کی کارروائی سے ہمارے صحافی بھائی واک آؤٹ کر کے چلے گئے ہیں۔ یعنی ہماری اس وقت صحافت پر دو طرف سے حملہ ہو رہے ہیں ایک تو ماورائے آئین، ماورائے عدالت، ماورائے قانون جب جی میں آجائے کوئی criticize کر لے کسی مسئلے پر حکومت کی توجہ دلائے یا کہیں پر کوئی خامی لوگوں کے سامنے لائے تو بد بختانہ پہلے اس کوفون کا لزجاتی ہیں بعد میں جب اس سے بھی معاملہ سنپھل نہیں پاتا تو پھر اس پر حملہ تک بھی ہوئے ہیں۔ بہت سارے نام میں اس ملک میں صحافیوں کے۔ ابھی جس طرح اس قرارداد میں ذکر ہے ایک کو شہید کیا گیا جب کہ محسن بیگ کی جس طرح گرفتاری ہوئی وہ پوری قوم کے سامنے ہے۔ اس سے پہلے اگر ہم پیچھے چلے جائیں اس ملک میں صحافت کے ساتھ آپ کا کوئی بھی شہر ایسا نہیں بچا ہے جہاں صحافیوں نے اپنے کسی بھائی کی لاش ناٹھائی ہو۔ جہاں صحافی برادری کو threats نہ ملے ہوں۔ اور ساتھ ہی اس وقت جو

کچھ چند نام کے اینکرز ہیں ان میں سے آپ حامد میر کی مثال لے لیں جس کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوا؟ زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اگرچہ انسانوں نے اُس کو قبرتک لے جانے میں اپنی پوری کوشش کی۔ ایسٹ پورٹ سے نکلتے ہوئے ایک صحافی پر اس طرح حملہ آور ہونا اور اُس دن سے لے کر آج تک نہ اُس پر کوئی حملہ کرنے والا گرفتار ہوانہ اُس حملے میں ملوث کسی کی نشاندہی ہوئی۔ یا اُس کے بعد سے اگر ابھی دیکھا جائے یہاں ہم اکثر و بیشتر اپنی بہنوں کی بات کرتے ہیں اُس کی عزت کی بات کرتے ہیں کہ آپ دیکھ لیں کہ آپ کے اس ملک میں غریبہ فاوریت جو ایک نامور اینکر ہے اسی طرح عاصمہ شیرازی صاحبہ ہے ان کے ساتھ کیا کچھ ہونے جا رہا ہے۔ تو ہر لحاظ سے آپ دیکھ لیں تو صحافی ایک طرف ماورائے آسمین ماورائے عدالت ماورائے قانون hit list پر ہے کیسے اور کس طریقے سے ان کو ٹھارچ کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سارے صحافیوں پر حملہ ہوئے ہیں۔ جب ان تمام تر کرونوں کے باوجود ان کو چھپانے کی یا ان کی زبان بندی پر قابو نہیں پایا گیا تو ابھی راتوں رات کالے قوانین کے ذریعے سے آرڈننس کے ذریعے سے قانون سازی کے ذریعے سے بھی نہیں آرڈننس کے ذریعے سے صحافی برادری کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جناب اپنیکر! صحافت کو ایک ملک کا اہم ستون سمجھا جاتا ہے اور اگر صحافت نہ ہو، اور اگر صحافی آپ کے معاشرے کے ان کرداروں کو بے نقاب نہ کریں جس سے خدا نخواستہ آپ کے پورے ماحول پر اثر پڑتا ہو جہاں وہ ظلم کو ظاہرنہ کریں، جہاں وہ بربریت کو ظاہرنہ کریں، جہاں وہ کسی کوتاہی کو ظاہرنہ کریں تو آپ ہمیں بتادیں کہ ہم کس طریقے سے ہمارے ہاں موجود کوتاہیوں کو، خامیوں کو، ظلم و جبر کو لوگوں کے سامنے لاسکیں گے۔ تو آج کے اس ایوان سے میری یہ request ہے کہ کم از کم ابھی تو ہمارے بھائی واک آوٹ پر بھی چلے گئے کہ ہم پورے پاکستان کو ایک message دے دیں کہ بلوچستان اسمبلی ہمیشہ وہاں کھڑی دنیا کو نظر آئی ہے جہاں جس کے خلاف ظلم ہو رہا ہو اور ظلم کے خلاف آواز بلوچستان اسمبلی سے ہمیشہ اٹھی ہے۔ تو آج ہماری صحافی برادری پورے پاکستان کے لیوں پر انتہائی مشکل سے دوچار ہے۔ انتہائی مشکل وقت سے گزر رہے ہیں بہت سارے جگہوں پر جہاں پر وہ بات بھی بتانا نہیں چاہتے ہیں ان کے ساتھ ظلم کی انتہا ہو رہی ہے۔ تو آج کے اس ایوان کے توسط سے میری پورے ایوان سے request ہے کہ اس قرارداد کے ذریعے سے ہم تمام کے تمام صحافی بھائیوں کو ان کے ساتھ اظہار بیکھتی کا ایک ایسا پیغام دے دیں کہ بلوچستان کی پارلیمنٹ اور یہ مقدس ایوان آپ کے ساتھ ہونے والے ان نا انصافیوں میں اظہار بیکھتی کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ ایوان سے request ہے کہ اس قرارداد کو منظور کر کے تاکہ ہم اُس کے ساتھ اظہار بیکھتی کا

اطہار کر سکیں۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اسی قرارداد پر بات کرنا چاہر ہے ہیں۔

**جناب محمد بنین خلجمی (صوبائی وزیر سانس و میکنالوگی):** شکریہ جناب اسپیکر صاحب! یہ قرارداد آئی ہے اور نصراللہ زیرے صاحب نے بات کی قانون کے حوالے سے۔ اب اگر ان کی یادداشت کرو رہو گئی ہے کہ 2017ء میں یہی چینز نواز شریف کی گورنمنٹ لیکر آئی تھی اور یہ ان کے ساتھ اتحادی تھے۔ اور اس وقت کوئی کالا قانون نہیں تھا اور اس وقت ان کو۔۔۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں آپ قرارداد سے متعلق بات کریں۔

**صوبائی وزیر سانس و میکنالوگی :** قرارداد سے متعلق بات کروں گا۔ اب ان کو یاد آ رہا ہے کہ جی یہ کالا قانون بھی ہو گا اور صحافت کے ساتھ ظلم بھی ہو گا کیا اس وقت جی وقت یہ لوگ اتحادی گورنمنٹ میں تھے۔ اور گورنمنٹ مزے اٹھا رہے تھے اس وقت ان کو یاد نہیں آئی۔ نصراللہ زیرے صاحب! آپ بھی گئے ہیں میں ان کی موجودگی میں بات کروں گا۔ کہ نصراللہ زیرے صاحب کہہ رہے تھے کہ جی یہ کالا قانون ہے کالا قانون 2017ء میں نواز شریف بھی لیکر آیا تھا۔ یہ تمام صحافیوں کو بھی پتہ ہے اور یہ لوگ نہیں لیکر آ سکے۔ اور اگر آج ہماری پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ لیکر آئی ہے تو ان کو یہ کالا قانون لگ رہا ہے جس وقت یہ لوگ اتحادی تھے اس وقت گورنمنٹ کے مزے لے رہے تھے اس وقت یہ ان کو بھول گیا کہ صحافت میں کیا ہے کیا ظلم ہو رہے ہیں کیا حساب ہو رہا ہے۔ اس قانون کے حوالے سے جو نصراللہ زیرے صاحب نے بات کی یہ غلط ہے کہ آرڈننس کی فیکٹریاں بنائی ہوئی ہیں آپ پارلیمانی لیڈر ہیں آپ اپنے آپ کو جمہوری بندے کہتے ہیں۔ آپ پرائم منسٹر یا قومی اسمبلی کے بارے میں یا یہاں آپ کو ہزاروں لوگ follow کرتے ہیں اس طرح کی باتیں کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اور دوسری میں اس قرارداد جو اصغر اچنی صاحب لیکر آئے ہیں میں اس کی حمایت نہیں کرتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شاء بلوج صاحب!

**جناب شاء اللہ بلوج:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جس طرح آپ نے حکم کیا ہم گئے جو بلوجستان کے ہمارے معزز صفائی حضرات یہیں الیکٹرائک میڈیا سے پرنٹ میڈیا سے سوشن میڈیا سے اور رسائل سے تعلق رکھنے والے صفائی حضرات سارے تھے ان کا احتجاج تھا ہم نے ان سے گزارش کی اور انہوں نے آپ کی ہماری سب کی عزت رکھی اور انہوں نے اپنا احتجاج ختم کیا۔ جناب والا! آپ کو پتہ ہے کہ

صحافت اس معاشرے کا سب سے اہم ستون ہے ویسے بھی ریاست کے جو ستون ہیں جس میں مقتضیہ ہے عدالیہ ہے انتظامیہ ہے اور پوری دنیا میں یہ مانا جاتا ہے کہ جو میدیا ہے یا ذرا لئے ابلاغ ہیں وہ کسی بھی ملک کا چوتھا ستون ہوتا ہے اور ذرا لئے اگر نہ ہوں تو وہ تین ستونوں پر قائم ریاست بالکل آگے ترقی نہیں کر سکتی۔

(صحابی حضرات نے احتجاج ختم کر کے میڈیا گلری واپس آنے پر ڈیک بجائے گئے)

**جناب شاء اللہ بلوج:** تو جو ہمارے ملک کا جو چوتھا ستون ہے جس کو ہم میڈیا اور ذرا لئے ابلاغ کہتے ہیں وہ اس وقت بڑے تذبذب کا شکار ہیں وہ کسی پیسے کے لیے کسی مراعات کے لیے کسی فنڈ کے لیے نہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جتنی معلومات ہوتی ہیں جتنا علم ہے جس کی بنیاد پر وہ آپ کو ہمیں عوام کو policy makers کو حکمرانوں کو سب کو باخبر کھٹکتے ہیں۔ اور یہ ہے کہ کبھی کبھی اگر ہم غلط راستے پر ہیں تو وہ ہمیں درست راستے کی طرف بھی مبدل کر دیتے ہیں۔ توجہ آپ معاشرے کے اندر سب سے اہم جو ستون ہے اُس کی زبان بندی کے لیے آپ ان میں خوف وہ راس پھیلانے کے لیے ان کے حوالے سے روزانہ بیانات جاری کرتے ہیں۔ بیانات اور دھنوں دھمکی سے کام نہیں چلتا گرفتاریوں سے کام نہیں چلتا تو آپ ان کے حوالے سے راتوں رات آرڈننس لے آتے ہیں۔ دنیا میں کہیں ایسا نہیں ہوتا۔ جناب والا! یہ کوئی اتنی بڑی ایم جنسی نہیں تھی میں constitution کا وہ آرٹیکل بھی آپ کو بتاؤں گا۔

**جناب ڈپلی اسپیکر:** شاء بلوج صاحب! قرارداد پر آجائیں۔

**جناب شاء اللہ بلوج:** نہیں سر! یہ قرارداد صحافی کے قتل پر میں آرہا ہوں یہ جو ابھی احتجاج انہوں نے کیا تھا ہم واپس آئے ہیں اس کے حوالے سے ہے۔ دیکھیں پوری دنیا میں آرڈننس ایم جنسی کی صورتحال میں نافذ اعلیٰ ہوتے ہیں۔ جس میں آپ کو یہ پتہ ہو جس طرح یوکرین اور روس کی لڑائی ہو رہی ہے اگر یوکرین کی اسمبلی نہیں مل پا رہی ہے تو جناب والا! ان کا صدر آرڈننس جاری کر سکتا ہے۔ آرڈننس اس صورت میں ہو گا جب آپ کو پتہ ہے کہ آپ کی اسمبلی کے اجلاس طلب نہیں کئے جاسکتے تو مجبوری کی حالت میں جب ملک میں بہت بڑی ایم جنسی نافذ ہے قحط ہے لڑائی ہے جھگڑا ہے خون خراہ ہے امن و امان کا مسئلہ ہے آپ آرڈننس جاری کرتے۔ آرڈننس routine matter ہے کہ جس میں آپ کو جب بھی رات کو آپ بیٹھ جائیں صح اٹھ جائیں اور ایک آرڈننس جاری کر دیں۔ تو صدر پاکستان جو موجودہ صدر پاکستان ہے انہوں نے اپنے وقت حیثیت a fatherly figure جو کیا کہتے ہیں کہ ریاست کا ملک کا وہ اپنی وہ حیثیت گناہ

بیٹھے ہیں ان کو چاہیے تھا کہ وہ صحافیوں کو سنتے ان کو چاہیے تھا کہ وہ ذرائع ابلاغ کے لوگوں کو طلب کر کے کہتے کہ ہمیں یہ مسائل درپیش ہیں ان پر ہم کیا طریقہ کار اختیار کریں سوشل میڈیا کی زدیں ہم بھی ہیں۔ ہمارے گاؤں اور شہر میں جائیں روزانہ ہمارے خلاف سینکڑوں باتیں کی جاتی ہیں۔ لیکن ہم نے آج تک برداشت کارویہ اپنایا ہوا ہے ہم نے آج تک کسی کو اُف تک نہیں کیا۔ تو ایک بہت بڑی حکومت اور ریاست کو تو چاہیے کوئی اس طرح جلد بازی میں آرڈننس نہ کریں۔ اس آرڈننس کا جو یہ جو آرڈننس ہے یہ آئین کے جو بنیادی حقوق ہیں جو constitution کے اندر ہمارے fundamental rights ہیں ہیں 8 سے لیکر 28 تک ان کی خلاف ورزی ہے اور particularly Article 17 جو Article 19 کا ہے ان سب کو violate کرتا ہے۔ پاکستان signatory کا United Nation ہے اپنے اظہار رائے کے حوالے سے پاکستان جناب والا! signatory ہے جو ہمارے covenance کا civil and political rights ہے جو ہمارے covenant کا جو اقوام متحده کے۔ جب ہم internationally دنیا کے ساتھ اتنے بڑے بڑے covenant کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم کچھ عہد کرتے ہیں۔ ہم دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اظہار رائے کی آزادی ہے اقلیتوں کو آزادی ہے یہاں نچلے طبقے کی آزادی ہے۔ اب ایک ریلی نکتی ہے اُس کے خلاف آپ FIR کاٹتے ہیں۔ جس طرح منگ پرسنر کی ریلی گزشتہ 20 سال سے بلوچستان کا تکلیف دہ مسئلہ ہے سنگ پرسنر کے issue کو یہ journalist highlight کرے گا اگر آپ سنگ پرسنر والے کے خلاف اس بنیاد پر آپ FIR کرتے ہیں اُس میں سارے معتبر ہمارے سیاسی دوست کا رکن ہیں میں سب کا نام وقت نہیں ہے کہ لے لوں، آپ ان کے خلاف FIR کرتے ہیں۔ صحافی نے خبر چھاپ دی آپ اُس کو کہتے ہیں کہ FIA والے آکے آپ کو اٹھا لیں ساری رات آپ کو اٹھا لیاں ماریں، آپ کو تارچہ کریں اور اُس کے بعد عدالت میں آپ کو زبردستی ثابت کروائیں کہ یہ مجرم ہے پانچ سال کے لیے آپ کو قید ہو۔ جناب والا! یہ کا لے قانون انگریز کے دور میں استعماری دور میں بھی نہیں ہوتے۔ سولویں صدی میں بھی یہ قانون راجح نہیں کیا یا کیسی صدی آرہی ہے جناب والا! کیسی صدی ختم ہونے کو ہے۔ کیونکہ دنیا کے اندر اب دن اور تاریخ inventions پر depend کرتے ہیں۔ دنیا میں اتنے ایجادات جتنی تیزی سے ہو رہے ہیں اتنی تیزی سے دن اور سال گزر رہے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی متفقہ طور پر، ہم یہ قرارداد پیش کرتے ہیں کہ جو یہ پیکا کا جواہ کیٹ ہے یا یہ جو amendment آنہوں نے لائی ہے، آرڈننس اس کو ہم بلوچستان اسمبلی تمام ارکین جو یہاں بیٹھے

ہوئے ہیں ہم ہاتھ اٹھا کر قرارداد کی صورت میں اس کی ہم ابھی سے مذمت کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ بلوچستان اسمبلی کے اور بلوچستان کے عوام کی یہ آواز ہے کہ اس طرح کے آڑ نینس بلوچستان میں ہمارے لیے کسی کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ لہڑی صاحب آپ بھی اٹھ جائیں دیکھیں ابھی ہم سب کھڑے ہو گئے اس کوئی الحال یہ قرارداد کی صورت میں آپ تسلیم کر لیں۔ اُس کے بعد متین صاحب کی تو الگ۔۔۔

**جناب اصغر خان اچکزئی:** متین صاحب اور محسن بیگ صاحب بھی ہیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** وہ الگ ہے یہ آڑ نینس ہے یہ صرف آڑ نینس ہے۔ اس کو قرارداد کی صورت میں تسلیم کر لیں میں ابھی اس کی آپ کو لکھ کر دے دیتا ہوں۔ ٹھیک ہے سیکرٹری صاحب

Thank you very much

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** زیرے صاحب! آپ کو کس نے بات کرنے کا موقع دیا کہ آپ کھڑے ہو گئے۔ زابد علی ریکی آپ قرارداد پر بات کرنا چاہرے ہیں۔

**میرزا بعلی ریکی:** نہیں دو منٹ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** قرارداد کے بیچ میں نہیں۔ آغا صاحب! آپ قرارداد پر بات کرنا چاہرے ہیں۔ دیکھیں شاء بلوچ صاحب! آپ سارے ایم پی ایز ہیں۔ اسمبلی کی کارروائی کو ایک قرارداد کے بیچ میں دوسری قرارداد کیسے آپ لوگ پیش کر سکتے ہیں۔ ایک بارا صغر اچکزئی صاحب اور میڈم شاہینہ نے ایک قرارداد اُس پر آپ لوگوں کی بحث چل رہی ہے۔ اراکین کا ایک بار اُس کو۔۔۔

**میر اندر حسین لاغو:** ایک منٹ اصغر خان بھائی! اس کو ہوڑا سا clear کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! آپ ہی کی روونگ کے مطابق معز زار اکین اسمبلی ہم سب باہر گئے جو معزز صحافی حضرات نے واک آؤٹ کیا تھا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** وہ تو آپ لوگ آگئے۔

**میر اندر حسین لاغو:** آپ کی روونگ کے مطابق ہم وہاں گئے اُن سے ہم نے commitment کیا تھا ہم اس پر قرارداد بھی لائیں گے اس کا لے قانون کے خلاف۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اصل میں آپ لوگ اسمبلی ایوان میں enter ہوئے ایک قرارداد پر already بحث چل رہی تھی ایک بار اُس کو جو ہے۔۔۔

**میر اندر حسین لاغو:** جناب اسپیکر! آپ کی روونگ continuity ہم وہاں گئے وہاں شاء صاحب اپنی

رپورٹ آپ کو دی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** وہ تو آپ نے اچھا کیا۔

**میرا ختر حسین لانگو:** اُس کو ہم نے سب اسمبلی کے اراکین نے اکثریت سے ہم کھڑے ہو کے ۔۔۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی۔

**میرا ختر حسین لانگو:** ہم نے request کی اس کو قرارداد کی صورت میں اس کا لے قانون کے خلاف اس کو پاس کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** میں chair کی جانب سے جتنے ہمارے دوست ہیں ان کو ایوان میں دوبارہ آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں ایک بار یہ اصغر اچنگی والی قرارداد جو ہے اس کو۔

**جناب اصغر خان اچنگی:** اگر ممکن ہے اسمبلی rules میں اسی قرارداد کے ساتھ یہ جو آرڈیننس ہے اس کے متعلق جو words ہیں شاء! وہ آپ لکھ کے اس میں شامل کر دیں تاکہ محسن بیگ بھی ہمارے ساتھی ہیں اطہر میں جو شہید ہوئے ہیں وہ بھی ہیں اسی طرح غریدہ فاروقی اور ساتھی ہی جتنے بھی ہیں۔ عاصمہ شیرازی جس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کو ان کے ساتھ شامل کر کے ایک ہی قرارداد کی شکل میں یہ سارے منظور کر لیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** یہ علیحدہ علیحدہ ہو سکتے ہیں ایک ساتھ نہیں۔

**جناب اصغر خان اچنگی:** علیحدہ علیحدہ کر دیں ٹھیک ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** عزیز اللہ آغا صاحب! صرف قرارداد سے متعلق فی الحال بات کریں point of order پھر بعد میں آپ کو موقع دیا جائے گا۔

**سید عزیز اللہ آغا:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! مجھے فلور دینے کا بہت شکریہ۔ برادر محترم جناب اصغر خان اچنگی نے اسمبلی کے فلور پر جو قرارداد پیش کی ہے یقیناً بہت اہم قرارداد ہے۔ اور اس وقت ملک میں جو صورتحال بن رہی ہے لوگوں کی زبانوں کو تالے لگائے جا رہے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اذان ہو رہی ہے دو منٹ تشریف رکھیں۔ (اذان عصر)

**سید عزیز اللہ آغا:** جناب اسپیکر! جناب اصغر خان اچنگی نے جو قرارداد پیش کی ہے وہ وقت کی بہت اہم ضرورت ہے۔ اس وقت ملک میں جو حالات بن رہے ہیں جن کا ہمیں سامنا ہے انکو مدنظر رکھتے ہوئے میں آپ کی good chair کے توسط سے پورے ملک کو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ صحافی حضرات ان کا ایک مقام ہے

اور صحافی حضرات نے تمام تر مشکلات کے باوجود اس ملک کو بھراںوں سے نکلنے کے لئے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ شہید اطہر متین صاحب کا اور کونسا قصور ہو سکتا ہے ان سے کوئی اتنی بڑی غلطی سرزد ہو گئی کہ ان کو دن دیہاڑے کے گولیوں سے چھلنی کیا گیا۔ وہ اپنے بچوں کو اسکوں چھوڑ کر واپس آتے ہوئے راستے میں ان طالموں کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ اس لیے کہ انہوں نے ملکی حالات پر بہت کچھ لکھا اور کہا حالات کی درستگی کے لیے بھراںوں کو نیک مشورے دیے اُن کو ایک لائن دی اُن کو ایک ترتیب بتائی۔ لیکن بفتمنی سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہاں جو لوگ حق کی بات کرتے ہیں یہاں جو لوگ صحافت کی بنیاد پر حق اور سچ کی تلاش میں سرگردان رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ لیکن ایک بات میں واضح کر دوں کہ ہم اس دردناک حالت میں صحافی برادری کے ساتھ بھر پور انداز میں ساتھ دینے کیلئے تیار ہیں۔ اطہر متین شہید وہ حق کی آواز تھے انہوں نے حق کا پرچار کیا انہوں نے حق کا ساتھ دیا۔ اس لیے اگر کسی کو حق کا ساتھ دینا اچھا نہیں لگتا وہ اسے ایک جرم گردانتے ہیں۔ تو ہم یہ جرم ہمیشہ کرتے رہیں گے اور حق پرست لوگوں کے ساتھ اپنی آواز ملک کے مسائل کے حل کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ جناب اسپیکر! اس وقت ملک جن مشکلات میں گرا ہوا ہے اُس کا تقاضہ یہ ہے کہ حق بات کو برداشت کی جائے حق بات کا ساتھ دیا جائے لیکن یہاں۔۔۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آغا صاحب! تھوڑا سا مختصر کر دیں آج کا رروائی کافی لمبی ہے۔

**سید عزیز اللہ آغا:** لیکن یہاں ایسے لوگوں کے سامنے ہمیشہ مشکلات پیدا کی جاتی ہیں اس لئے میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ملک کے وسیع تر مفاد میں صحافی برادری کو ہر لحاظ سے اُن کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ اور قرارداد کے حوالے سے محترمہ شاہینہ کا کڑ صاحبہ اور اصغر خان اچنڈی نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اپنی جماعت کی طرف سے اسے سپورٹ کرتا ہوں۔ اور صحافی برادری کو اپنے تعاون کی بھرپور یقین دہانی کرتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ آغا صاحب۔ ریکی صاحب! آپ قرارداد کے متعلق بات کرنا چاہرے ہے ہیں۔ جی زیرے صاحب مختصر آقرارداد پر بات کریں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** thank you جناب اسپیکر۔ یقیناً جو قرارداد ہاوس کے سامنے ہے اس کی ہم بحیثیت ممبر اور پشتو نخوا ملی عوای پارٹی اس کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔ جناب اسپیکر! جس طرح کراچی میں اطہر متین صاحب کو شہید کیا گیا سینئر صحافی۔۔۔

**صوبائی وزیر سائنس و میکنالوجی:** جناب اسپیکر صاحب! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:

کورم کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی اسپیکر: چونکہ کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اسمبلی کا اجلاس سورخہ 26 فروری 2022ء بروز ہفتہ

بوقت سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 17:05 پر اختتام پذیر ہوا)

**ملتوی**